More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

نظریہ پاکستان

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

سوال نمبر ۱: دو قومی نظریہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دو قومی نظریہ:

نظریہ کا مفہوم اندازِ فکر اور تصورِ حیات سے ہے۔ ہر قوم کا اپنا نظریہ ہوتا ہے جو اس کے عقائد اور روایات کا ترجمان ہوتا ہے۔ اس نظریہ کی بدولت ہی قومی زندگی کا نظام وجود میں آتا ہے۔ پاکستان کے قیام کے پس منظر میں دو قومی نظریہ کا ایک مخصوص مفہوم ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ برصغیر میں دو بڑی قومیں مسلمان اور ہندو آباد ہیں۔ اگرچہ کہ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، لیکن آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ اس کی وجہ دونوں قوموں کے دین، مذہب، تہذیب و تمدن اور روایات و اقدار میں نمایاں اختلاف ہے اسی وجہ سے دونوں قوموں کے دین، مذہب، تہذیب اور روایات میں بھی واضح اختلافات موجود ہیں۔ موجودہ سیاسی واقعات اور ہندوستان میں نسلی فسادات سے ثابت ہو گیا کہ یہ دونوں قومیں کبھی مل کر اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ اسے ہی دو قومی نظریہ کا نام دیا گیا۔

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر ۲: نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان سے مراد وہ نظریہ ہے جس کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا اور یہ نظریہ اسلام کے بالکل عین مطابق ہے۔ پاکستان کا قیام ناگزیر تھا اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی نظریاتی ریاست تھی جس کی بنیاد دین اسلام پر رکھی گئی تھی۔ اس نئی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی بھی ضمانت دی گئی ہے۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس ضمانت کا کئی مرتبہ اقرار کیا اور یہ ضمانت آئین کا حصہ ہے۔

حقیقت میں نظریہ پاکستان کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بات صرف یہی ہے کہ اس تاریخی حقیقت کو مخصوص حالات کے تحت ایک نئی اور واضح صورت میں پیش کیا گیا۔

سوال نمبر ۳: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام ۱۹۰۶ء پر مفصل نوٹ لکھیے؟

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام ۱۹۰۶ء:

آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام سے پہلے پاک و ہند کی واحد سیاسی پارٹی کانگریس تھی جو ۱۸۸۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ کانگریس کا دعویٰ تھا کہ وہ ہندوستان کی تمام اقوام کی نمائندہ جماعت ہے اور وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں لیکن مسلمانوں پر یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ کانگریس درحقیقت ہندو اقتدار کو عروج پر لانا چاہتی تھی۔

۱۹۰۵ء میں حکومت برطانیہ نے بنگال کے صوبے کو دو صوبوں میں تقسیم کر دیا۔ اس فیصلے کے تحت ایک نیا صوبہ مشرقی بنگال اور آسام

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

وجود میں آیا جس کا صدر مقام ڈھاکہ تھا- چونکہ نئے صوبے میں مسلمانوں کی واضح اکثریت تھی اس لئے وہ بہت خوش تھے- وہ سمجھتے تھے کہ مشرقی بنگال اب زیادہ دیر تک پسماندہ علاقہ نہیں رہ سکتا- اور یہ علاقہ بھی بنگال کے دوسرے علاقوں کی طرح ترقی کرے گا- لیکن جونہی تقسیم کا اعلان کیا گیا، ہندوؤں نے اس کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا اور تقسیم کو ختم کرنے کے لئے پورا زور لگایا- انہوں نے ایک منظم تحریک چلائی جسے کانگریس کی حمایت حاصل تھی- آخرکار ۱۹۱۱ء میں حکومت نے یہ تقسیم ختم کر دی اور بنگال کو دوبارہ ایک صوبہ بنا دیا-

مسلمان اب یہ بات اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے سیاسی راستے ایک نہیں ہیں- اور اگر ان کو اپنا علیحدہ وجود تسلیم کروانا ہے تو ان کی اپنی ایک علیحدہ جماعت ہونی چاہیے جو انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کر سکے اور مسلمانوں کے مطالبات حکومت کے سامنے پیش کر سکے-

دسمبر ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں مسلم ایجوکیشن کانفرنس کا سالانہ اجلاس ہوا- اس کانفرنس کی بنیاد سر سید احمد خان نے رکھی تھی اور اس کا مرکزی دفتر علی گڑھ تھا- اس کے سالانہ اجلاس پاک و ہند کے مختلف شہروں میں ہوتے رہتے تھے- ڈھاکہ کے اجلاس میں مسلمانوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے صدر آغا خان مقرر ہوئے- مسلم لیگ کے بانیوں میں نواب محسن الملک، نواب وقار الملک اور نواب سلیم اللہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں-

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر ۴: میثاق لکھنؤ ۱۹۱۶ء پر نوٹ لکھیے؟

جواب: میثاق لکھنؤ ۱۹۱۶ء:

قائداعظمؒ ۱۹۰۵ء میں کانگریس کے ممبر بنے اور اس کے چوٹی کے لیڈروں میں شمار ہونے لگے۔ ۱۹۱۳ء میں کانگریس نے انہیں ایک خاص مشن پر انگلستان بھیجا۔ وہاں مولانا محمد علی اور سید وزیر حسین کے کہنے پر آپ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اگلے سات سال تک وہ دونوں جماعتوں سے وابستہ رہے۔ ۱۹۱۶ء میں کانگریس اور مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوئے اور دونوں کے درمیان ایک معاہدہ عمل میں آیا جو "میثاق لکھنؤ" کہلاتا ہے۔ اس سمجھوتے میں کانگریس نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب کے اصول کو منظور کر لیا۔ اس کے بعد ہندوستان میں جتنے انتخابات ہوئے وہ اسی اُصول کے تحت ہوئے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس معاہدے کے ذریعے قریب لانے کا سہرا قائداعظمؒ کے سر ہے۔

سوال نمبر ۵: قائداعظمؒ کے چودہ نکات بیان کیجیے؟

جواب: قائداعظمؒ کے چودہ نکات:

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے چودہ نکات کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

1) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری حاصل ہے۔

2) تمام صوبوں کے اپنے داخلی امور میں مساویانہ اور ایک ہی قسم کے اختیارات حاصل ہوں۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

3) وفاقی اور صوبائی مجالس قانون سازی کے علاوہ دیگر منتخب اداروں میں بھی اقلیتی فرقوں کو ان کی تعداد کے مطابق نمائندگی دی جائے۔ اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی اکثریت، اقلیت میں نہ بدلی جائے۔

4) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

5) جداگانہ انتخاب کا اُصول ہر فرقے کے لئے اختیار کیا جائے۔ البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔

6) اگر کبھی صوبوں کی حدود میں کوئی تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس تبدیلی کا مسلم اکثریت والے صوبوں یعنی پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبے پر کوئی اثر نہ پڑے۔

7) تمام فرقوں کو یکساں مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

8) اگر کوئی مسودہ قانون کسی فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے کم از کم تین چوتھائی ممبران اسمبلی مسودہ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے مسترد کر دیا جائے۔

9) سندھ کے صوبہ ممبئی (بمبئی) سے الگ کر کے ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔

10) ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں بھی آئینی اصلاحات نافذ کی جائیں۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

11) مسلمانوں کو ان کی اہلیت کی بنیاد پر تمام ملازمتوں میں حصہ دینے کی آئینی طور پر ضمانت دی جائے۔

12) مسلمانوں کو آئینی طور پر مذہبی اور ثقافتی تحفظ مہیا کیا جائے۔

13) مرکزی اور صوبائی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

14) وفاق میں شامل تمام صوبوں کی منظوری حاصل کئے بغیر مرکزی آئین میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

سوال نمبر ۶: علامہ اقبالؒ کے خطبہ الہٰ آباد ۱۹۳۰ء کی اہم باتیں بیان کریں؟

جواب: علامہ اقبال کا خطبہ الہٰ آباد:

علامہ اقبالؒ نے برصغیر کی سیاسی، مذہبی، اقتصادی اور سماجی حالات کا گہرا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلمانوں کا ہندوؤں کے غلبہ سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلوانے کے لئے آپ نے اپنے خیالات کا اظہار الہٰ آباد کے خطبہ میں کیا۔ ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس الہٰ آباد میں علامہ اقبالؒ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اپنے خطبہ میں علامہ اقبالؒ نے یوں فرمایا:

"میری خواہش ہے کہ شمالی مغربی سرحدی صوبے، پنجاب، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک علیحدہ مملکت بنا دیا جائے۔ ہندوستان کے شمال مغرب میں مسلمانوں کی متحدہ مملکت کم

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

از کم شمال و مغربی ہند میں مجھے مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ نظر آتی ہے۔"

علامہ اقبالؒ کے خطبہ الہ آباد میں مملکت پاکستان کا تصور پیش ہوا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے مذہب اسلام پر سختی سے عمل کریں تاکہ انہیں نجات حاصل ہو سکے۔

الہ آباد کے مقام پر اس تاریخی خطاب کے بعد علامہ اقبالؒ صرف آٹھ سال تک زندہ رہے۔ اس عرصے میں انہوں نے اپنی شاعری، تقاریر اور ذاتی خط و کتابت کے ذریعے مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کے لئے زبردست جدوجہد کی اور ان کو ایک آزاد قوم کی حیثیت سے ابھارا۔

سوال نمبر ۷: مسلم لیگ کی تنظیم نو پر ایک جامع نوٹ لکھیے؟

جواب: مسلم لیگ کی تنظیم نو:

برطانوی حکومت نے ۱۹۳۵ء میں ہندوستان کے لئے ایک نیا دستوری قانون نافذ کیا تھا جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کہتے ہیں۔ اس قانون کے تحت ۱۹۳۷ء میں انتخابات ہوئے تھے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں برصغیر کے ہندو اکثریت والے صوبوں میں کانگریس وزارتیں بنی تھیں۔ جنہوں نے مسلمانوں پر بہت ظلم و ستم کئے۔ تجارتی، ثقافتی، مذہبی اور تعلیمی میدانوں اور سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے ساتھ بڑی ناانصافیاں کی گئیں۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے جائز حقوق کو ہر جگہ کھلم کھلا پامال کیا۔ اپنے قومی گیت "بندے ماترم" کو مسلمانوں کی تعلیمی درسگاہوں میں بھی نافذ کیا۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

ہندوؤں کی ان زیادتیوں اور ناانصافیوں کی وجہ سے مسلمان بہت بد دل ہو گئے۔ انہیں شدت سے احساس ہونے لگا کہ ہندو مسلمانوں کو ہر لحاظ سے بالکل ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو متحد کر کے ان کی ایک فعال جماعت بنائی جائے تاکہ ان کے مذہبی اور دیگر حقوق کی حفاظت ہو سکے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے قائداعظمؒ نے جدوجہد شروع کر دی۔ اور مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم اس طرح کی کہ یہ جماعت برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن گئی۔ چند ہی سالوں میں مسلم لیگ ایک مؤثر اور نہایت مضبوط جماعت بن گئی۔

ہندوؤں کی کانگریس پارٹی نے مسلم لیگ کو کمزور کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے اور چالیں استعمال کیں۔ انہوں نے بعض مسلمان رہنماؤں کو مسلم لیگ سے قطع تعلق کرنے کے لئے بڑے لالچ دیئے۔ لیکن مسلمانوں کی یہ جماعت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی اور آخرکار مسلم لیگ نے پاکستان حاصل کر ہی لیا۔

سوال نمبر ۸: قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کے ۱۹۴۰ء کے سالانہ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناح نے مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منٹو پارک لاہور میں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ قومیں ہیں۔ وہ کبھی بھی ایک قوم نہیں بن سکتے۔

اب صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ برصغیر کو تقسیم کر دیا جائے اور وہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com